بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

# بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت سالانہ ہر

چہ گویم باتو گرامی چہا در قادیان بیں | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینید

مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۲ مگھر سمت ۱۹۶۵

جلد ۸ | نمبر ۳

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | بروز جمعرات ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا


## دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتہ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالی کے ساتہہ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکہہ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اوسکی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور [illegible]

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولش کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شود با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

## دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ہر
بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔
خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور
رسید زر الگ نہ دی جاویگی اخبار میں چہاپی جاوے گی اگر رسید دو ہفتہ تک نہ چہپے تو خط لکہہ کر دریافت کرنا چاہئے
تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔
منیجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تہے اور ہاتہہ میں ہاتہہ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا تہا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتہہ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہتا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجہہ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتہہ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتہہ پر تمام ان شرائط کے ساتہہ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتہہ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے ہیں اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے اور سننے اور اسپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوۃ بہت احتیاط سے کرونگا۔ اور باہمی اخوان [illegible]


(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر اور پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چہاپکر شائع کیا)

# مکتوبات مسیح موعودؑ

جن احباب کے پاس حضرت اقدس کے خطوط ہوں۔ اگر وہ اصل یا نقل ہم کو بھیجدیں۔ تو ہم اون کو فائدہ عام کیواسطے وقتاً فوقتاً درج اخبار کرتے رہیں گے۔ اس وقت ہمارے پاس دو خط حضرت اقدس کے خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام ہیں۔ اگرچہ وہ زیادہ تر پرائیویٹ ہیں تاہم ان میں سے تھوڑا سا اقتباس درج ذیل کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس اپنے خدام پر کس قدر لطف مرحمت فرماتے تھے اور اون کی خدمات کی قدر کرتے تھے۔

**خط نمبر ۱** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہر قسم عطر مرسلہ آں محب ...... مجکو ملا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ ان نیز ایک اشرفی بھی ساتھ اس کے پہونچی۔ خدا تعالیٰ بہت بہت جزا اسے خیر دے۔ مین زیادہ تکلیف دینا آں محب کو پسند نہیں کرتا۔ اور پہلے عطر مشک وعنبر اس ارادہ سے لکہا تھا۔ کہ اس کی قیمت میں ادا کرونگا مگر آپنے مجھے اطلاع نہیں دی۔ کہ اس کی کیا قیمت ہے بلکہ برعکس اس کے ..... اور اپنی طرف سے بھیجدیئے مین آپکی خدمات سے بہت شرمندہ ہوں ......... زیادہ خیریت

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

**خط نمبر ۲** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا مین ہمیشہ آپ کو دعا سے یاد رکھتا ہوں۔ اور آپ سے مجھی محبت ہے۔ مگر بباعث کثرت کاروبار تالیف جواب لکھنے مین کوتاہی ہوتی ہے۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

مکرمی حضرت صادق الامۃ مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چودہری اللہ داد خانصاحب کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خط آیا ہے۔ امید کہ آپ درج فرماکر حضرت اقدس اون کے فدائی کی یاد کو تازہ کرین گے۔

عاجز ابوسعید عرب از قادیان

**تیسرا خط** مجی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ پہونچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلاء کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا سچا اور کریم اور رحیم اور علیم ہے اوس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے وہ خدا قادر ہے اور ایک دم مین مشکلات پیش آمدہ حل کر دے۔ مگر بندہ کی تربیت کیلئے جو دوسرے مصالح کی بناء پر کسی حد تک اس کا ابتلا چاہتے ہیں ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم مین دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے مگر اوس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں مین اپنی ہی زبان مین ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام مین رکوع مین سجود مین۔ التحیات مین ہر ایک موضع مین دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہیں ہے سنت اللہ ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اوس کو کسی قدر ابتلا کا مزہ چکھاتا ہے تاکہ اوس کی آنکھ کھلے اور سمجھے۔ کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہنچیں اور وہ درحقیقت کوئی دکھ نہیں ہے صرف ایمان کا قصور دکھ ہے۔ صدق دل سے اپنے تئین خدا کے حوالہ کردو اور یقین سے سمجھو۔ کہ وہ اون لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے مین سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان مین خدا سے معافی چاہو۔ تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کوئی اس دروازہ کی راہ سے نہیں آتا جسکو یہ سب کچھ دیکھنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس سے زیادہ خدا تعالیٰ طاقت بخشے۔ چند روز دنیا ہے۔ مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت مین اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کیوقت اس بات مین خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کر کے مخلصی چاہیں۔ بلکہ اس مین خوبی ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلایا جاوے۔

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء

**امتحان** حضرت خلیفۃ المسیح نے دسمبر سنہ ء کے امتحان کے لئے جسکی نسبت اس سے قبل اخباروں میں اعلان ہو چکا ہے مندرجہ ذیل کتب تجویز فرمائی ہیں پس جو صاحب اس امتحان میں شامل ہونا چاہیں وہ امتحان دینے کی طیاری کریں (۱) آئینہ کمالات اسلام (۲) سرمہ چشم آریہ (۳) چشمہ معرفت (۴) جنگ مقدس۔ یہ امتحان غالباً آخر ہفتہ دسمبر سنہ ۱۹ء میں قادیان مین ہوگا تاریخ کے متعلق بعد مین احباب کو اطلاع دی جائیگی۔

# خطبہ جمعہ

یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعہدی اوف بعہدکم وایای فارھبون۔

فرمایا۔ قرآن سنانے والوں کو ان دنوں عیسائیوں میں قرآن سنانے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ پس جہاں یہ ذکر ہے۔ وہاں مسلمانوں کو تنبیہ کرنا مقصود ہے۔ پس مسلمان کو چاہیئے کہ جن ناپسند کاموں کی وجہ سے یہودی عیسائی عذاب کا نمونہ بنے ان سے بچے اور جن پسندیدہ کاموں کے سبب انعام پائے وہ کرے۔

اس قوم کے وارث اعلیٰ کا نام نہیں لیا بلکہ لقب بیان کیا ہے۔ اس سے انکو شرم اور جوش دلانا مقصود تھا عربی زبان مین اسرائیل کے معنے ہیں خدا کا پہلوان سپاہی اس نام سے یہ غیرت دلائی کہ تم بہی اللہ کے بہادر بنو۔ ہماری سرکار سید الابرار سے بڑھ کر اور کون اللہ کا پہلوان ہے بس اتنے بڑے انسان کی امت اور اولاد ہو کر ہم نفس وشیطان کے مقابلہ مین بزدلی دکہائین تو پہر افسوس ہے مگر افسوس کہ بعض مسلمانوں کی بہادری اسی پر رہگئی ہے کہ جب کسی عورت سے زنا کر لیا تو پہر اپنے ہم جولیوں مین لگے شیخیاں بگہارنے کہ دیکھو ہم نے فلاں قلعہ مار لیا ہے۔ لعنت ہے ایسی شجاعت پر۔

نعمتی التی انعمت علیکم۔ وہ نعمت کیا تہی دوسری جگہ فرمایا۔ کہ تم مین سے انبیاء وملوک بنائے اور وہ کچہ دیا۔ جو دوسرے کو نہ دیا گیا۔

اب اے مسلمانو! تم اپنی حالت پر غور کرو۔ کہ تم پر بہی یہ انعام ہو چکے ہیں۔

اس کتاب پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ تمام نصائح کی جامع ہے اگر کسی اگلی کتاب مین تحریف ہو چکی ہے۔ تو یہ اسے صاف کرتی ہے۔

اول منکر کے کافر نہ ہو یا پہلا برا نمونہ نہ ہو۔ کہ دوسرے اس سے متاثر ہوں گے اور سب کا گناہ تمہارے ذمہ پر ہوگا کلام الٰہی کی بے ادبی نہ کرو۔ جس شخص نے بہار دانش لکھی ہے اوس سے کسی نے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو۔ جواب دیا۔ ان کیدکن عظیم کی تفسیر کر رہا ہوں۔ راگ والی کتاب کسی نے بنائی اور اوپر لکھدیا۔ یستمعون القول فیتبعون احسنہا۔ یہ سب لاتشتروا بآیاتی ثمنا قلیلاً۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جمالِ حسنِ قرآن نورِ جانِ ہر مسلمان ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

## راستی موجبِ رضائے خدا است

مکرمہ بہن سیدہ سکینہ بیگم کا مضمون ہم خرما و ہم ثواب رسالہ احمدیہ مستورات نمبر ۲ میں کے عنوان پر دیکھا۔ جس میں انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ عربی سے علیحدہ شائع کیا جاوے اور اس کے تین فائدے بتلائے ہیں (۱) ایک یہ کہ ہم بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی (۲) دوسرا غور اور سوچنے کا موقع ملیگا (۳) ہندو بہنیں بھی اس سے مستفید ہو سکیں گی۔ اب میں بہن صاحبہ کو بتلاتی ہوں۔ کہ ان تین فوائد کے علاوہ نقائص کس قدر ہیں۔ اوّل تو خدانہ کرے۔ کہ قرآن کریم کا صرف اردو ترجمہ ہو کر انجیلوں کی طرح گلی کوچوں میں رسے اور مخالفانِ دینِ احمد کے ہاتھوں بے عزتی اور بے توقیری کرواتے۔ اور جیسا کہ توریت انجیل کی تمام عمدگیاں ان کے ترجمہ در ترجمہ ہو کر اور مترجموں کے خیالات ملکر مفقود ہو گئی ہیں اور غلطیوں کی اس قدر بھرمار ہو گئی ہے۔ کہ انکو الہامی کتاب کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے ان کی سب خوبیاں صرف اسیواسطے زائل ہوتی ہیں۔ کہ اون کے ترجمے کے ساتھ ان کی اصلی عبارت نہیں۔ انہیں خالی خولی ترجموں کی برکت سے اون کے اصلی اور حقیقی منصور کو کھو دیا۔ خدا پرستی کی بجائے بت پرستی اور انسان پرستی ہو گئی۔ اور اب جس غرض کے لئے یہ کتابیں اتاری گئی تھیں اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اون کی تعلیم محبوب ازلی سے حاصل ہونے کی بجائے انسان کو اس سے سینکڑوں کوسوں دور اور مہجور کر دیتی ہے۔ خداوند دو عالم اپنی عزیز اور پاک کلام کو اس روزِ بد سے بچاوے کہ وہ بھی توریت انجیل کی طرح بودی کمزور نشانہ طعن و ملامت ہو جاوے۔ مگر یہ بہن کو پتہ نہیں کہ قرآن کریم کی عمدگیاں نکات اور خوبیاں اسیواسطے قائم اور برقرار رہتی ہیں۔ کہ عربی عبارت اس کے ساتھ ہے۔" ہم اردو ترجمہ کو بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی"۔ کیا صاحب جب اردو ترجمہ ہو جاویگا۔ تو خدا کا کلام نہیں رہیگا اگر آپ آگے خدا کی کلام کی عزت کیواسطے وضو کرتی تھیں۔ تو پھر بھی کرنا پڑیگا۔ اور اگر محض عربی زبان کی خاطر وضو کیا جاتا تھا۔ تو پھر قید ٹوٹی۔ شاید بہن صاحبہ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جلشانہ نے ہمیں بڑی معافیاں دے رکھی ہیں اوس نے فرمایا ہے کہ اگر وضو کرنے میں تمہیں کسی نوع کی تکلیف ہو۔ تو بلا تامل تیمم کر لیا کرو۔ اگر بہن صاحبہ کو وضو کرنا ایسا ہی ناگوار گزرتا ہے تو بے شک تیمم کر کے تلاوت کر لیا کریں۔ کوئی ہرج نہیں بلکہ بغیر تیمم کے بھی جائز ہے۔ حیران ہوں کہ مکرمہ بہن کو کیوں عربی زبان سے اس قدر نفرت ہے۔ جو اوس کے دیکھنے کو بھی بوجھ خیال کرتی ہیں۔ وہ عربی زبان ہے کہ ام السنہ ہے یعنی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ وہ عربی زبان جو ہر ملک اور ہر قوم کی ہدایت کے لئے اتری۔ وہ عربی زبان جو اپنی فصاحت اور بلاغت میں بے نظیر ہے۔ وہ عربی زبان جو شفاعِ محشر حبیب کبریا کی مادری زبان تھی۔ وہ عربی زبان جو کہ خداوند دو عالم کو بھی نہایت عزیز ہے۔ وہ عربی زبان جسکو دیکھنے سے اسلام کے گذشتہ کارنامے آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں وہ عربی زبان جس میں فرقانِ حمید نازل ہوا جسکا محافظ خود خدا ہے۔ جو کبھی منسوخ ہونیوالا نہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ہم احمدی عربی زبان پر دل و جان سے شیدا اور فدا ہیں کیونکہ ہمارے ہادی مہدی مسیح کا حکم ہے۔ جو رسول عربی کے جانثار عاشق تھے۔ ہم عربی کو کیسے چھوڑیں انہیں ہمیں اپنے پیارے نبی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ سنا ہے کہ مجنون لیلیٰ کے گلی کے کتوں کو چوما کرتا تھا تو کیا باعث ہے کہ ہم اپنے شافع نبی ہمدرد نبی رحمۃ للعالمین نبی کی نہایت پیاری اور عزیز زبان کو دیکھنے سے بھی گریز کریں جب تک رسول کی عزت اور محبت دلوں میں برقرار اور قائم ہے اس پاک زبان کی عزت اور عظمت اور محبت بھی رہے گی میں تو اپنی دینی بہنوں کو بارہا یہی نصیحت کرتی ہوں کہ حتی الامکان عربی زبان سیکھنے کی سعی کریں (۲) فائدہ یہ کہ اردو ترجمہ ہوگا تو سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ ملیگا۔ کیوں جی عربی سوچنے اور غور کرنے سے روکتی ہے بلکہ قرآن کریم خود فرماتا ہے۔ افلایتدبرون القرآن ام علیٰ ... ... ... یعنے یہ لوگ تدبر نہیں کرتے کیا انکے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ ہاں جب صرف اردو ترجمہ ہو گیا اور وہ قرآنی نکات اور معارف جاتے رہے تو غور تدبر کاہے پر ہوگا۔ غور تدبر تبھی ہو سکتا ہے۔ جب اصلی عبارت ساتھ ہو۔ ورنہ صرف اردو ترجمہ تو معمولی اردو کتابوں کی طرح پڑھا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مکرمہ بہن نے قرآن کریم تلاوت کرتے ہوئے کبھی غور اور خوض نہیں کیا تبھی اون کے دل میں یہ بات آئی۔ کاش کہ وہ مسیح الزمان مہدی دوران کی پاک تعلیم پر چلیں تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ قرآن کریم حقایق و معارف کا لا انتہا بے حد خزانہ ہے۔

(۳) تیسرا ہندو بہنیں بھی مستفید ہو سکیں گی جبکہ کلام اللہ کا اردو ترجمہ شائع ہوا تو ہندو بہنوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اوسے خرید کر پڑھیں جس مذہب سے انہیں اس قدر نفرت ہے کہ ان کے بیروں کا کپڑا چھو جانے سے انکا جسم اور کھانا بھرشٹ ہو جاتا ہے اسکی مقدس کتاب پڑھیں جو اون کی مذہب کی سخت مخالف ہے اور جسکا اون کے مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں ہاں وہ ایسا ہی قرآن کریم کا ترجمہ پڑھیں گی جیسا کہ ہم توریت انجیل وغیرہ پڑھا کرتی ہیں۔ البتہ جن کو تحقیق حق اور کیضرورت اور شوق ہو وہ معہ عربی کے بھی دیکھ سکتی ہیں عربی کوئی سدِ راہ نہیں۔ اب آپ خود ہی انصاف کر سکتی ہیں کہ جب مسلمان مستورات کے خیالات قرآن کریم اور مذہبی تعلیم سے اس قدر دور ہیں اور انگریزیت نے یہاں تک اثر کیا ہے کہ وہ ہمیں مسیحوں کی طرح چاہتی ہیں کہ ہمارا قرآن پاک بھی بائبل کی صورت اختیار کرے اور صرف اردو ہی اردو رہ جاوے جب کلام الٰہی سے اس درجہ تک نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا گیا تو مسیح کے آنے کی ضرورت نہ تھی مسیح آیا اور بر وقت آیا اور اس کلام کی محبت اور الفت اپنے خادموں کے دلوں میں ویسی ہی ڈال گیا؟ اس سے چودہ برس پیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی آپ پر ہزاروں برکتیں اور رحمتیں اور درود اور سلام ہوں۔ میں آگے بھی ایڈیٹر صاحبہ تہذیب اور ناظرین تہذیب اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اخبار عرض کی تھی کہ احمدی مستورات میں ایک سالہ شائع ہونا چاہئے جس میں ذیل کے مضمون درج ہوں۔ چیدہ چیدہ مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں خاص کر قرآنی واقعات جنکہ سچے بیانات اور اخلاق سے پر عبرت انگیز اور نتیجہ خیز ہیں اچھے دلچسپ پیرائے میں لکھے جایا کریں۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدا پرستی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی فرمانبرداری۔ حضرت یعقوبؑ اور حضرت ایوبؑ کا صبر۔ حضرت یوسفؑ کی بے مثل پاکدامنی اور تبلیغ حق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رحم دلی اور ہر دلعزیزی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی خلائق کریم النفسی سخاوت حلیمی بردباری انکساری۔ حضرت مسیح مہدی کی زندگی کے چیدہ چیدہ حالات اونکی کتابوں سے نقل کر کے لکھے جاویں۔ عورتوں میں حضرت بیوی مریم بیوی آسیہ حضرت خدیجہؓ۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ۔ خاتونِ جنت بیوی فاطمہ حضرت رابعہ بصری کے حالات لکھ کر ہدیہ ناظرین کئے جاویں جو کہ متبرک بھی ہیں اور دین پھیلانے کا بھی عمدہ ذریعہ ہیں اور اتمام حجت بھی ہے ہاں اگر ہمارے دلوں میں ہندو بہنوں کی طرف سے کچھ ہمدردی ہو تو اس بات پر مضمون لکھے جانے چاہئیں کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا نہ عرب میں نہ ہند میں بلکہ اس کو بانیٔ اسلام کی قوتِ قدسی نے پھیلایا ہے۔ کہ ان کے دل سے یہ خیالات واہیات دور ہو جاویں کہ اسلام جبراً قبول کرایا گیا جو کہ ان کا ہم سے متنفر ہونے کا بڑا بھاری سبب ہے نیز ہندو مسلمان بہنوں میں صلح یکجہتی کے مضمون ہوں جیسا کہ ہمارے آقا علیہ السلام کا پیغام صلح لکچر ہے۔ اخیر میں اس بات پر زور دینا چاہئے کہ ہندو بہنیں مسلمانوں سے دلی بغض اور کینہ چھوڑ دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء صدر انجمن قادیان دارالامان

## بمقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

**۲۵۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ**

اجلاس مجلس معتمدین

**۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز ہفتہ**

صبح سے دوپہر تک اجلاس مجلس معتمدین ۔ کھانا

**نماز ظہر**

بعد از ظہر ۲½ بجے سے ۳½ بجے تک

تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم ۔

بعد از دوپہر ۳½ بجے سے ۴½ بجے تک جناب صاحبزادہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کی تقریر ۔

**نماز عصر**

بعد از نماز عصر تا ۵½ ۔ متفرق تقریریں ۔

کھانا و نماز مغرب و عشاء

شب کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک انجمنہائے احمدیہ متعلقات کے ڈیلیگیٹوں کا **کانفرنس**

**۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز اتوار**

کھانا صبح

۱۰½ بجے صبح سے ۱۰¾ بجے تک قرآن شریف ۔

۱۰¾ بجے سے ۱۱¾ بجے تک لکچر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ سول اسسٹنٹ سرجن لیکچرار میڈیکل کالج لاہور

(مضمون ۔ ”ہم کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں“)

۱۱¾ بجے سے ۱۲½ بجے تک تقریر جناب سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت سیالکوٹ

۱۲½ بجے سے ۱۲¾ بجے تک ۔ نظم جناب میر قاسم علی صاحب دہلی ۔

۱۲¾ بجے سے ۱½ بجے تک ۔ لکچر جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ سول اسسٹنٹ سرجن اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب لاہور

۱½ بجے سے ۲½ بجے تک نظم ۔ من تصنیف حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام جسکو جناب حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری پڑہیں گے ۔

**نماز ظہر**

۲½ بجے سے ۳½ بجے تک ۔ لیکچر جناب مولوی صدر الدین صاحب بی ۔ اے بی ٹی پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور

۳½ بجے سے ۴½ بجے تک خطبہ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

۴½ بجے سے ۵½ بجے شام تک ۔ متفرق تقریریں

کھانا و نماز مغرب و عشاء

۸ بجے شام سے ۸½ بجے تک

نظم مختلف احباب

۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک

لکچر انگریزی جناب ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ۔ ایم ۔ ایس سول اسسٹنٹ سرجن سابق لکچرار میڈیکل سکول آگرہ و اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مضمون ۔ تبلیغ اسلام ۔ انگریزی بولنے والے ملکوں میں

Propagation of Islam in English speaking countries

**۲۸۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز پیر**

کھانا صبح

۱۰½ بجے سے ۱۰¾ بجے تک ۔ قرأت قرآن مجید

۱۰¾ بجے سے ۱۱½ بجے تک ۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جسکو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان پڑہیں گے ۔

۱۱½ بجے سے ۱۱¾ بجے تک

نظم از جناب منشی ذوالفقار علی خان صاحب اہلکار ریاست رامپور ۔ اضلاع متحدہ ۔

**۱۱¾ بجے سے ۱۲½ بجے تک**

جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب و سکرٹری صدر انجمن قادیان

مضمون ۔ اپیل بہ برادران سلسلہ عالیہ احمدیہ

**نماز ظہر**

۲½ بجے سے ۳½ بجے تک ۔

تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم ۔

۴½ بجے سے ۵ بجے تک

تقریر جناب مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور

کھانا و نماز مغرب و عشاء

۷½ بجے سے ۸½ بجے تک ۔ نظم

۸½ بجے سے ۹½ بجے تک ۔ لیکچر جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم ۔

۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک خاتمہ بہ دعا ۔

خاکسار خلیفہ رشید الدین

---

## نصف کرایہ

---

جملہ برادران احمدیہ کو واضح ہو ۔ کہ خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکام ریلوے نے بہت مہربانی کی ہے کہ میانہ اور تیسرے درجہ کی گاڑیوں کا کرایہ نصف ہو گیا ہے لہذا جو صاحب جلسہ پر تشریف لانا چاہیں ۔ ان کو واجب ہے کہ وہ یا تو خاکسار سے خود ساز شیفکیٹ جلسہ دسمبر ۱۹۰۸ء میں شریک ہونے کا منگائیں ۔ یا اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب سے حاصل کریں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام صاحبان جن کا آنا ممکن ہو سکتا ہے ۔ حتی الوسع تشریف لانے کی کوشش ہو فرمائیں گے ۔

نوٹ ۔ اول اور دوم درجہ کا کرایہ بڑے دن کی تعطیلات پر ہمیشہ نصف ہوا کرتا ہے ۔

والسلام ۔ خلیفہ رشید الدین

اسسٹنٹ سکرٹری ۳۰ ۔ نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

## سونیوالو جلد جاگو اب وقت خواب نہیں ہے

جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرنیوالے آج شرمندہ ہیں۔ آسمان زمین سورج چاند ستارے شجر حجر دریا نالے سب نے یہی شہادت دی۔ کہ احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کا مرسل اور اس کے پیارے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔ میں کسی غیر ملک اور گذشتہ زمانہ کا ذکر نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی چھوٹی سی عمر میں اپنے علاقہ میں جو کچھ دیکھا اور سنا اوس کا بیان کرتا ہوں حدیث کے مطابق رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف کا نشان دیکھا۔ پھر طاعون کی نسبت حضرت اقدس کا جو اشتہار تہا جس میں یہ شعر درج ہے ؎

گر آن چیزے کہ مے بینم عزیزان نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے

اسکو پڑہا اور اپنے اہل وطن کو پڑہکر سنایا جسکی سچائی کو سنہ ۱۹۰۱ء میں اپنی آنکھوں سے روز روشن کی طرح دیکھ لیا ہر طرف سے رونے اور پیٹنے کی آواز آتی تہی۔ رات کے اندہیروں اور دہند جھکڑوں میں بس تکلیف کے ساتھ لاشوں کو مٹی میں چھپایا اوس کا نقشہ اب تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ ایسے ہی ثلج والے امام کی صداقت پر سینکڑوں درخت سوکہے۔ اور خشک شہادت دے رہے ہیں۔ اور الہام "پچیس دن کے بعد ایک واقعہ" نے جو آسمان سے انگارے برسائے دشمن بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ خیر یہ تو پچھلے دنوں کی باتیں ہیں۔ جو کچھ آجکل ہوا اور ہو رہا ہے اوس کو دیکھ کر بڑے بڑے معمر اور سن رسیدہ آدمی حیران ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات تھے۔ (۱) آسمان ٹوٹ پڑا سارا (۲) واستوت علے الجودی۔ (۳) صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے (۴) ایک وبا پڑے گی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کی وحی کے مطابق ۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء کو جمعہ کے دن آسمان ٹوٹ پڑا۔ اور اس زور سے پانی برسا۔ کہ گلی کوچوں سے گزرنا مشکل ہوگیا۔ اور مکانات کی مٹی وغیرہ روئی کی طرح اُڑنے لگی۔ لوگ گہروں کو چھوڑ کر بہاگ نکلے۔ پانی کی آواز سے بات بہی سنائی نہیں دیتی تہی۔ کبہی اس طرف سے آواز نکلتی۔ کہ فلان آدمی مکان کے نیچے دب گیا۔ کبہی اس طرف سے دوڑیو دوڑیو کی آواز آتی۔ الغرض ۴ ستمبر کا دن ہمارے لئے قیامت کا نمونہ تہا۔ ہم نے تو یہی سمجہا کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ ضرور قیامت آگئی۔ ہمارے نزدیک کٹاس اور چوہا سیدن شاہ دو مشہور مقام ہیں۔ پہاڑی پانی یہاں سے گذرتا ہے۔ اور ہمارا روز یہاں سے اس قدر پانی گذرا۔ کہ مدت سے جو اوس کے اردگرد کانات اور مکانات وغیرہ تہے سب کو بہا لے گیا۔ بعض آدمیوں کو مکانوں کی چھتیں اور پکی دیواریں پہاڑ کر نکالا گیا۔ کٹاس میں ایک عمدہ قابل دید تالاب ہے۔ جس میں دور دور سے ہندو لوگ آکر غسل کرتے ہیں اوس کے کنارے پر بڑے بڑے پختہ مکانات تھے اور پچھلے سال ہزاروں روپیہ کی لاگت سے ایک پُل تیار ہوا تہا۔ پانی نے آن کی آن میں مکان اور درخت تالاب میں گر پڑے اور پُل کا نام و نشان نہ رہا۔ وہی تالاب جو سکہوں کے زمانہ سے آجتک اپنے دلربا نظارہ سے خوش کر رہا تہا۔ آج اجڑا نظر آتا ہے۔ کٹاس اور چوہا سیدن شاہ کے درمیان جس قدر پُل تہے سب ٹوٹ گئے جو سڑک ہی اب تک اس پر چلا نہیں جاتا۔ ہر طرف سے پانی جاری ہے اس علاقہ میں جسقدر گاؤں ہیں سب کے سب ویران اور غیر آباد نظر آتے تہے۔ جدہر دیکہیں پتھروں کے ڈہیر اور مکانوں کے ملبے دکہائی دیتے ہیں۔ اول تو غریب آدمی میں اتنی طاقت کہاں کہ کہاں کوئی روپیہ یا سیر اجرت دیسکے دوم بخار کی وہ کثرت ہے کہ کوئی گہر خالی نہیں۔ علاوہ بخار کے بعض بعض گاؤں میں وبائے ہیضہ بہی پہوٹ رہی ہے اسپر زلزلوں کے دہکے خطرہ اور خوف کو اور بہی بڑہا رہے ہیں چنانچہ ۲۷ رمضان کی راتکو زلزلہ آیا۔ اور آج ۲۸ رمضان کو پہر اوسی وقت پر خوب جھٹکے دیکر غافلوں کو بیدار کیا حالانکہ اس علاقہ میں پے در پے دو روز زلزلہ کا آنا بہی ایک نیا واقعہ ہے۔ پس جو لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرتے تہے انکو چاہیئے کہ وہ ایک طرف ان الہاموں کو پڑہیں اور دوسری طرف ان واقعات پر نظر ڈالیں۔ کہ آسمان اور زمین نے آپکے حق میں گواہی دی ہے یا نہیں۔ پہر اے منکرو! تم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوگے آؤ اس ضد کو چھوڑ دو ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔ ہماری تو یہی دُعا ہے کہ خداوند کریم تمکو ہدایت کرے اور ہمیں اپنے عذابوں سے بچاوے۔ آمین۔

کرم داد احمدی از دوالمیال

---

## سلسلہ عالیہ کے نئے ممبر

ذیل کا خط اگرچہ دیر کا ہے تاہم اس کی اشاعت دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

عالیجناب حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب دام برکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم ملازمان نمبر دہست آج سے پہلے حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے مہدویت و مسیحیت کے منکر تہے اور جب تک آنحضرت زندہ رہے۔ ہم اون کے دعوے مہدویت و مسیحیت کی تکذیب کی اور بدقسمتی سے آنحضرت کے مصدق نہ ہو سکے۔

اب منشی محمد ظہیرالدین صاحب احمدی کی موثر اور مدلل تقریروں سے ہمارے تمام شکوک و شبہات بفضل خدا بکلی دور ہو گئے۔ اس لئے اب ہم صدق دل سے جناب امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہدویت و مسیحیت کے قائل ہو گئے ہیں اور اون کا منجانب اللہ ہونا صدق دل سے مانتے ہیں اور اون کے دعوے پر ہر طرح سے ایمان لاتے ہیں لیکن چونکہ آنحضرت وفات پا چکے ہیں اور جناب والا اون کے خلیفہ اول مقرر ہوئے ہیں اسلئے باادب آپ کی خدمت بابرکت میں بیعت کے واسطے درخواست کی جاتی ہے امید ہے کہ جناب از راہ کرم ہماری اس عاجزانہ درخواست کو منظور فرماینگے اور خداوند کریم سے ہماری فلاح دارین کے لئے دُعا فرماینگے

خاکساران گل محمد۔ ملک مظفر خان۔ شیخ نعمت اللہ خان

از بہوانی ضلع حصار

---

## المفتی

**(۱۴۱) عیسائیوں کے ہاں کہانا** ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچہا کہ کیا موجودہ عیسائیوں کا ذبیحہ کہانا جائز ہے۔ فرمایا۔ عیسائی کیا اگر مسلمان بہی بلا تکبیر ذبح کرے یا ایسی طرح جانور کو مارے جو ذبح کا طریق نہیں جیسا کہ آجکل یورپ میں بعض جگہ کرتے ہیں تو وہ کہانا مسلمان کیواسطے جائز نہیں۔ ہاں عیسائیوں کی طیب چیز جو پکی ہو وہ جائز ہے کہ مسلمان کہاوے۔

**(۱۴۲) عیسائی عورت سے شادی** اوسی شخص نے سوال کیا کہ کیا موجودہ عیسائیوں کے ہاں شادی جائز ہے۔ فرمایا مسلمان کیواسطے عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کر لینا جائز ہے

**(۱۴۳) عیسائی مرد سے نکاح** لیکن مسلمان عورت کے واسطے جائز نہیں۔ ... عیسائی مرد سے کسی مسلمان کی شادی

# مسیح صلیب پر نہیں مرا

لاہور کے اخبار ہندوستان مورخہ ۱۰ ارجولائی ۱۹۰۸ء میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ یہ مضمون کسی انگریزی کتاب سے اقتباس ہے۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ اس مضمون کا ماخذ معلوم کریں۔ اخبار ہندوستان کے ایڈیٹر کو خط لکھے۔ خود جب لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایڈیٹر صاحب سے ملاقات کرنی چاہی۔ مگر معلوم ہوا کہ گذشتہ مہینوں میں اخبار ہندوستان کے ایڈیٹوریل اسٹاف میں ایسا جلد جلد تغیر و تبدل ہوتا رہا کہ اس مضمون کے متعلق اب کوئی امر دریافت نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ناچار اس کتاب کا پتہ لگانے کے واسطے امریکہ خط لکھا گیا ہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اصل کتاب دیکھنے کے بعد اس کے متعلق کچھ لکھیں۔ چونکہ امریکہ سے خط دیر میں آتا ہے۔ اس واسطے سر دست وہی مضمون ناظرین کی خاطر نقل کرتے ہیں۔

امریکہ کے شہر شکاگو میں ... انڈو امیریکن ایک کمپنی ہے اوس نے حال ہی میں ایک نہایت دلچسپ کتاب چھاپی ہے اور اس کتاب میں مسیح کے مصلوب ہونے کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے اس کتاب میں ایک ایسے شخص کا خط درج ہے جو مسیح کا ایک ساتھی تھا اوس نے اپنے ایک دوست کو اس وقت جبکہ مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا لکھا تھا۔ یہ شخص دوسری سوسائٹی اسکندریہ نامی کا ایک ممبر تھا اور راقم خط مسیح کی سوسائٹی کا ممبر تھا۔

ہم اس وقت یہ بحث نہیں کرنا چاہتے کہ یہ خط اصلی ہے یا جعلی۔ کیونکہ یہ فیصلہ وہ لوگ کر سکتے ہیں لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ جو کچھ اس عجیب و غریب خط میں لکھا گیا ہے وہ بالکل قرین قیاس ہے اور کوئی بات ایسی نہیں جس پر اعتبار نہ ہو سکے کیونکہ جو کچھ بائبل میں درج ہے اوس سے بیان برابر ٹکر کھاتا ہے اور کسی طرح مسیح کی تعلیم اور اثر کو کمزور نہیں کرتا۔

اس خط میں لکھا ہے کہ مسیح بچپن سے ہی ایسینی لوگوں کی برادرہڈ (جماعت) کے لئے ہی پرورش کئے گئے تھے اور وہ فرشتہ جس نے مسیح کی پیدائش کی پیشگوئی کی تھی وہ بھی ایک ایسینی شخص تھا۔ مسیح کے فرضی باپ یوسف کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بھی برادرہڈ کا ایک معمولی نوآموز ممبر تھا اور اس پر سوسائٹی کے دیگر ممبر کار کی ہر وقت نگرانی رہتی تھی اور اس حفاظت و نگرانی میں مسیح کو پالا گیا تھا چھوٹی سی عمر میں ہی مسیح اور اون کے چچازاد بھائی یوحنا کو سوسائٹی میں شریک کر لیا گیا تھا۔ ایسینی لوگ بڑے شریف ہوتے تھے اور انہیں تمام نیک صفات موجود ہوتی تھیں۔ وہ گوشہ نشین رہتے تھے اور نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور تمام جذبات پر قبضہ رکھتے تھے۔ چونکہ اس فرقہ میں ہی خفیہ اشارے اور علامات شناخت ہوتی تھیں اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ موجودہ فرقہ فری میسن کا پیش خیمہ تھا زمانہ قدیم کے تمام فرقوں میں ایسینی فرقہ سب سے زیادہ پاک خیال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مسیح کا اس فرقہ سے تعلق تھا۔

بائبل میں ایک بات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مسیح طفل نے علماء یہود سے مباحثہ کیا تھا اوس وقت سے لیکر تیس سال کی عمر تک اس کا کچھ حال نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں رہا۔ یہ دعوے سے کہا جاتا ہے۔ یہ زمانہ مسیح نے اپنے فرقہ کے اصول و فلسفہ سیکھنے میں صرف کیا۔ جس سے کہ وہ متعلق تھا اور آخر اس ہی فرقہ کا اوستاد بن گیا۔ خط زیر بحث کے آغاز میں مسیح کا حلیہ درج ہے۔ جو بحوالہ پبلی اس لین ٹیونس گورنر یہوداہ لکھا گیا ہے۔ یہ شخص پلاطس کے جس نے مسیح پر حکم سزا صادر کیا تھا۔ پیشتر حاکم تھا اس میں لکھا ہے کہ:

ایک دراز قد اور شکیل جوان چہرہ پر ایسا رعب ہے کہ جو دیکھتا مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لب اور ناک کے نقشے بھی بے عیب۔

ریش گھنی نہ بہت لمبی نہ بہت چھوٹی اور بیچ سے جدا شدہ۔ آنکھیں نہایت خوفناک۔ سورج کی شعاعوں کی طرح تیز۔ اور کوئی شخص اس روشنی کے سبب آنکھ ملا کر دیکھ نہیں سکتا۔

علم کے سبب تمام شہر یروشلم حیران ہے۔ گو کبھی ایک حرف نہیں پڑھا مگر سب علوم سے واقف ہے۔ وہ صندل پیروں میں (اس قسم کی جوتی جس کو پشتو میں چپلی کہتے ہیں) پہنتا ہے اور سر ننگا رکھتا ہے۔ اکثر لوگ اس کو دیکھ کر ہنستے ہیں لیکن اوس کے روبرو جب بات کرتے ہیں تو اوس سے ڈرتے ہیں اور کانپتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسا شخص اس ملک میں نہ دیکھا گیا کہ نہ سنا۔ درحقیقت عبرانی لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ ایسی تمیز کسی کو کبھی نہیں سنا اور جو تعلیم یہ شخص کرتا ہے نہایت شاندار ہے بہت سے یہودی اس کو بزرگ جانتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ حکومت کے مخالف ہے۔

یہ سب قبول کرتے ہیں کہ آج تک کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا بلکہ سب کو آرام پہنچایا اور جو اوس سے واقف ہیں اور اوس سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کو اس کی ملاقات سے بڑا نفع اور تندرستی ملتی ہے۔

مذکورہ صدر رپورٹ گورنر لین ٹیونس نے شہنشاہ روم ٹیبریس کو جو اس وقت حکمران تھا سترہ سن جلوس میں کی تھی۔

اس بیان کے بعد خط مذکور میں مسیح کے فتوے موت کا حال درج ہے۔ جو گورنر پلاطوس نے صادر کیا تھا اس میں جرائم کی ایک لمبی فہرست دی گئی ہے اور جس کی شہادت دانیال ربانی۔ یوہنا ربانی۔ رافیل ربانی اور کیپٹ شہری نے دی۔ آخر حکم میں یہ درج ہے کہ مسیح کو صلیب گاہ تک مصلوب کرنے کے لئے سٹرونس دروازہ سے باہر لے جائیں۔ یہ حکم سزا ایک پتھر پر عبرانی زبان میں کندہ تھا اور جو ۱۸۱۰ء میں جبکہ قدیم شہر اکیولا کھودا گیا تھا ملا تھا۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی کمشنروں نے کیا تھا۔ اور پھر یہ اصل جارٹرہ کے گرجا میں ایک لکڑی کے صندوق میں بند کر کے دفن کر دیا گیا تھا۔ یہ خط ایسینی خط جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ایک یونانی فقرا کے رہنے کی قدیم عمارت میں ابی سینیا مرکنٹائل کمپنی کے ایک ممبر کو دستیاب ہوا تھا پر یہ ایک فرانسیسی کے ہاتھ میں پڑا اور اس نے اس کو پڑھ کر معلوم کیا کہ کیا مضمون ہے۔ یہ پارچمنٹ (چمڑہ کا کاغذ) لکھا ہوا تھا۔ یہ مکان جس میں سے یہ خط ملا تھا۔ ایسینی لوگوں کا مکان تھا اور یہاں ان کی لائبریری تھی اتفاق سے یہ خط پڑا رہ گیا تھا۔

اس میں مسیح کا حلیہ اون کی تعلیم اور جو کچھ تکالیف صلیب پر ہوئیں سب مفصل درج ہیں یہ بھی صاف لکھا ہے کہ مسیح صلیب پر مرے نہیں بلکہ دونوں چور جو ان کے ادھر ادھر لٹکائے گئے تھے مر گئے تھے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ صرف ہاتھوں میں میخیں ٹھوکی گئی تھیں۔ پیروں میں لگانے کا دستور نہ تھا۔

مسیح نے شراب اور مرّہ جو کہ مجرم کو بے ہوش کر دینے کے لئے دیا جاتا کرتا تھا نہ پیا کیونکہ چکھ کر معلوم

ڈالدیا تھا۔ کہ یہ دارو مُنے بیہوشی ہے اور وہ بے ہوش ہو نا چاہتا تھا۔

چونکہ مسیح اپنی صلیب اپنے کندھے پر خود مقام گلوری تک لے گیا تھا۔ اس لئے وہ پیشتر سے ہی بہت تھک گیا تھا اور جب اوس کو صلیب پر چڑہایا گیا تو جتنے عرصہ مین کسی شخص کو مرجانا چاہیئے وہ پیشتر سے ہی بیہوش ہوگیا۔

یوسف اور نیز لاش لے جانے کی اجازت لے لی تھی اور سپاہیوں نے اوس کو مردہ سمجھ کر اوس کی پیرون کی ہڈیان نہین توڑی تھین۔ بلکہ جب پہلو مین زخم لگایا گیا تھا تو اس سے کوئی خطرناک مقام زخمی نہ ہوا تھا بلکہ زخم سے پیلا اور خون نکلا تھا اور چونکہ السینی جانتا تھا کہ مردہ جسم سے لگاتار خون کے دو چار قطرے نکلا کرتے ہیں وہ سمجھ گیا۔ کہ مسیح مرا نہین ہے۔ چنانچہ خط مین آگے لکھا ہے کہ:۔

"نکودیمس یوسف کو کھسکا کر وہان لایا جہان مین کھڑا تھا۔ گھبرائے ہوئے لہجہ مین جلدی سے کہا پیارے دوست خوش ہو اور جلدی کام کرو مسیح مرا نہین ہے اس کو ضعف کے سبب غش ہوگیا ہے۔

اس کے بعد نکودیمس نے کپڑے کی لمبی لمبی پٹیون پر اور مرہم پھیلایا جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا اور جس کا استعمال سوسائیٹی والون کو معلوم تھا۔ یہ پٹیان مسیح کے بدن پر اس بہانے سے لپیٹ دین کہ ضیافت کے بعد لاش کو مصالحہ لگایا جائے گا۔ تب تک سڑنے نہ پائے علاوہ ازین جب یوسف اور نکودیمس اوس کے اوپر جھکے ہوئے تھے اون کے آنسو اون کے چہرہ پر گرے اور اون کی کنپٹیان گرم معلوم دین اس کے بعد جسم کو قبر مین رکھدیا جو یوسف کی ملکیت تھی۔

اس کے بعد نہ خانہ مین عود اور دیگر مفرح ملائم چیزون کا دہوان دیا گیا اور لاش کو بے حس و حرکت چٹائی پر پڑا رہنے دیا گیا اور قبر کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند کر دیا تاکہ وہ دہوان قبر مین بھر جائے۔

اس عرصہ مین کیافس کو شک ہو گیا (یہ ہائی پریسٹ تھا) اور اوس نے خفیہ جاسوس بھیجے مگر السینی بھی خوب تجربہ کار تھے وہ بھی تاڑ گئے۔ چنانچہ خط مین لکھا ہے کہ:۔

ہمارے ممبرون مین سے ہی ایک شخص سوسائیٹی کے حکم کے بموجب درجہ چہارم کی سفید عبا پہن کر قبر کے پاس گیا وہ ایک خفیہ پگڈنڈی سے گیا جو پہاڑون مین سے ہو کر جاتی ہے اور سوسائیٹی والون کو معلوم تھی۔ جب ہائی پریسٹ کے سپاہیون نے پہاڑ پر سے آہستہ آہستہ ہمارے ممبر کو سفید کپڑے پہنے اترتے دیکھا جو صبح کی اندھیری کے سبب صاف نظر نہ آتا تھا تو یہ بزدل ڈر گئے اور سمجھا کہ پہاڑ پر سے فرشتہ اتر رہا ہے۔ جب ہمارا بھائی (یعنے ممبر قبر کے قریب پہونچا جس کی اس کو حفاظت کرنی تھی۔ تو اوس نے ہدایت کے بموجب اوس کے دہانہ پر سے پتھر ہٹا دیا اور اسپر خود بیٹھ گیا۔ تو یہ دیکھ کر یہ سپاہی بھاگ گئے اور انہون نے شہر مین مشہور کر دیا۔ کہ ہم کو فرشتہ نے وہان سے بھگا دیا اس وقت مسیح کی فرضی موت کو تیس۳۰ گھنٹے گذر چکے تھے اس کے بعد ممبر نے قبر کے اندر کچھ آواز سنی۔ تو وہ یہ سننے کیلئے کہ کیا معاملہ ہے اندر اترا۔ وہان اوس کو عجیب بو آئی وہ کہ جیسی زمین سے آگ نکلتے وقت آیا کرتی ہے۔

تب اس نوجوان نے دیکھا کہ جسم کے ہونٹ ہلتے ہین اور سانس چلتا ہے تو وہ مسیح کی مدد کو دوڑا اور سانس کی آہستہ آواز سنی۔ تب مسیح کا چہرہ زندون کا سا ہوگیا۔ اور اوس نے آنکھین کھولدین اور شاگرد کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا۔

نکودیمس جو تجربہ کار طبیب تھا اوس نے کہا کہ دوائیون کا دہوان مفید ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح مرا نہین اوس نے یہ بھی کہا کہ جو خون زخمون سے نکلتا تھا اس سے بھی پایا جاتا تھا کہ ابھی جان باقی ہے۔

یہ باتین کرتے ہوئے ہم قبر کے پاس کھڑے رہے یوسف اور نکودیمس آگے گئے۔ قبر مین جاکر دیکھا تو شاگرد مسیح کو گود مین لئے بیٹھا تھا اور مسیح کا سر اس کے سینہ پر تھا۔ جب مسیح نے اپنے دوستون کو دیکھا تو خوشی سے اوس کی آنکھین چمکنے لگین اور رخسار پر سرخی آگئی وہ بیٹھ گیا اور دریافت کرنے لگا کہ مین کہان ہون؟

اس کے بعد اس خط مین تمام وہ واقعات درج ہین جو انجیل مین مذکور ہین اوس کا اپنے شاگردون مین بھی اسی طرح آنا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ انجیل مین لکھا ہے۔

اس کے بعد یہ مناسب سمجھا گیا کہ وہ ان کی نظر سے غائب ہو جائے کیونکہ عبرانی لوگون کا یہ عقیدہ تھا کہ اولیا کے پیغمبر معہ جسم خاکی کے آسمان پر چلے جاتے تھے۔ مگر السینی لوگون کا بیان ہے کہ مسیح کو عرصہ تک شاگردون مین رہا۔ مگر جو صدمہ اس کی صحت کو صلیب پانے سے ہوا تھا۔ وہ اس سے جانبر نہ ہوسکا۔ اس چھوٹی سی کتاب کے شروع مین مسیح کی وہ تصویر جو کیٹا کومب کی قبر سے برآمد ہوئی تھی۔ موجود ہے اور یہ تصویر سب سے پرانی خیال کی جاتی ہے۔

آخر کتاب مین السینی برادرہُڈ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے کہ عبرانی لوگ اونکو کیسا جانتے تھے اس کی قیمت سو سینٹ ہے۔"

---

## طوفان حیدر آباد

حضرت امیر المومنین نے احباب حیدر آباد کا حال احوال دریافت کرنے کے واسطے جناب ابو سعید عرب صاحب کو بالخصوص یہان سے روانہ کیا تھا۔ عرب صاحب کا جو خط وہان سے آیا ہے درج ذیل کر

اہل حیدر آباد کا واقعہ بڑا رنجدہ ہے چند جانین نہین بلکہ بقول بعض اہل حیدر آباد ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ جانین ضائع ہوئین اور یہ بیچارے کچھ کرنے ہی نہ پائے تھے۔ کہ غرق آب ہو گئے اور ہزارون مائین سوئی ہوئی تھین اور شیر خوار بچے انکی چھاتی کے ساتھ لپٹے ہوئے تھے۔ کہ موسیٰ ندی نے اون کو ایسا سلایا کہ کوئی اونکو جگانے والا نہ رہا۔ اس جانگداز واقعہ کے وقوع پر بہت سی ہمدردی کی تارون کو جنبش دیگئی اور وہان سے (تھینکس) شکریہ کا جواب دیا گیا۔ مگر ہمارے امیر المومنین نے نہ صرف جوابی تارون اور رجسٹری خطوط پر اکتفا کیا بلکہ مجھ کو حکم دیا کہ تو خود وہان جا اور اپنی جماعت کی حالت کو دیکھ اور ہمین اطلاع دے۔ اگر ان کی حالت قابل امداد ہو تو ہم ہر طرح سے ان کی اور اون کے بال بچون کی کفالت کرین گے۔ مینو بمبئی سے ایک خط سید محمد رضوی صاحب کے نام لکھدیا تھا کہ مین آتا ہون اور مختلف خیالات آتے رہتے تھے۔ خیر جب مین حیدر آباد سٹیشن پر پہونچا۔ تو ایک صاحب مجھ سے دریافت کرنے لگے کہ آپنے کہان جانا ہے۔ مین نے کہا کہ سید محمد رضوی صاحب کے۔ وہ کہنے لگے۔ چلئے۔ مین اون کے ساتھ ہو گیا معلوم ہوا کہ وہ صاحب مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل درجہ اول ہائیکورٹ تھے جو مجھے اپنا مہمان بنانے کے لئے آئے تھے بہت خیر دوسرے اون اور بعض احباب سے ملاقات کا موقع ملا۔ اور لوگان کی حالت دریافت کی۔ سو الحمد للہ سب کو صحیح و سالم ہو زندہ پایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور یہ خاص خدا کا فضل تھا۔ کہ باوجود ہماری جماعت کے بعض لوگ ان خطرناک مقامات

**ست سلاجیت گلگتی** - یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتون کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جسکے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرماسکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع مشہی طعام - قاطع بلغم ورياح - دافع بواسیر بادی وجذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شوخیت دف بلغم وخون وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ وسلسل البول و سیلان منی و یبوست - و اوجاع مفاصل وغیرہ بلکہ محیط میں یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے - قیمت ایک تولہ کی ۱۵ ار دو تولہ عہ ۱۲ ار اور پانچ تولہ چار روپیہ - ایک تولہ سے کم فروخت نہیں محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

**کتاب الصرف** - مصنفہ حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے جسمیں حضرت موصوف نے عربی زبان کے سیکھنے کے شائقین کیواسطے تمام ضروری مسائل صرفی ونحوی کو آسان اور مختصر عبارت میں بڑی خوبی کے ساتھ جمع کر دیا ہے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اس کتاب کو پڑھے اور بچوں کو پڑھائے تاکہ مقدس زبان عربی کی اشاعت میں امداد ہو - قیمت ۲ ر - **الاستخلاف** شیعوں کے رد میں - قرآن شریف سے استدلال کر کے جناب اکمل صاحب نے ایک لاجواب کتاب لکھی ہے کثرت سے خرید کر کے اہل تشیع کے درمیان تقسیم کرنی چاہیئے - شائد خدا کسی کو ہدایت دے قیمت بھی تھوڑی ہے صرف ۳ ر

**قرآن کریم کی دعائیں** - قرآن شریف کی تمام دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر کے اکمل صاحب نے نظم میں ترجمہ کیا ہے دعامیں عربی عبارت بھی ساتھ ہے - اکیلے بیٹھ کر پڑھنے کے لائق کتاب ہے جس سے دل خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے قیمت ۲ ر - **چشمہ مسیحی** - مصنفہ حضرت مسیح موعود - عیسائیوں کے رد میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر ان کے دجل کو بیخ وبن سے اکھاڑ دیتی ہے اسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ دین عیسوی حضرت عیسٰی علیہ السلام کا مذہب نہیں بلکہ دوسروں کے بنائے ہوئے ڈھکوسلے ہیں - قیمت ۳ ر - **آئینہ صداقت** - مولفہ راقم مشتہر - اس کتاب میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کے وصال الٰہی کا بیان اور آپکی بے نظیر کامیابی پر مختصر دلائل لکھے گئے ہیں اور آپکی وفات پر جو مخالفین نے اعتراض کئے ہیں انکے جواب دئے گئے ہیں اخیر میں آپکی تعلیم کا مختصر نمونہ درج ہے - قیمت ۲ ر

ضمیمہ اخبار بدر مورخہ نومبر ۱۹۰۸ء

# اعلان

نئے سال کی قیمت کے ایک حصہ کی پیشگی کی وصولی کے واسطے ۱۰۔ دسمبر ۱۹۰۸ء کا پرچہ اخبار بدر تمام دوستوں کی خدمت میں (جن کے اخبار میں یہ پرچہ ڈالا گیا ہے) بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ اب کون کون اصحاب اس سال کے واسطے اخبار کی خریداری کو منظور فرماتے ہیں اور اوسی کے مطابق تعداد اخبار کی آیندہ چھاپی جاوے جن صاحبوں سے ایک حصہ قیمت وصول نہ ہوگی اون کے نام اخبار جاری نہ رہ سکیگا۔ البتہ جو دوست دسمبر کے جلسہ میں قیمت اخبار دستی دینا چاہیں۔ اونکی اطلاع اس امر کیواسطے اگر ۵۔ دسمبر تک دفتر میں وصول ہو جائے گی۔ تو اون کے نام وی پی نہ کیا جاوے گا۔ یہ وی پی صرف عا کا ہوگا۔ جو اخبار معہ ضمیمہ کیواسطے نصف سال کی قیمت ہے اور جو صاحبان ضمیمہ تفسیر لینا چاہیں اونکو صرف عہ ادا کرنے سے سال بھر اخبار دیا جاوے گا۔ لیکن جو صاحب چاہیں کہ ابھی سے اونکو پورے سال کی قیمت کا مبلغ چار روپے (للعمر) کا وی پی کیا جاوے۔ اون کی اطلاع بھی اگر ۵۔ دسمبر تک دفتر میں پہونچ جائے گی۔ تو اوس کے مطابق تعمیل کی جائے گی۔ جو صاحب بروقت اطلاع نہ دیں گے اور پھر وی پی واپس کردیں گے وہ نقصان وی پی ۲؍ فی پرچہ کے ذمہ وار ہوں گے۔

محمد صادق

مینجر

مین رہتے تھے ۔ جہان پر سخت عذاب الٰہی آیا ۔ مگر خدا تعالیٰ نے اونکو بچالیا ۔ ایک ملازم تک بہی اون کا ضائع نہین ہوا ہماری حیدرآبادی جماعت جس قدر اس فضل خدا پر ناز کرین زیبا ہے ۔

یہ مُوسی ندی ایک معمولی نالہ ہے ۔ جو سردیون مین ہی خشک ہوجایا کرتا تہا ۔ جس طرح موسیٰ فرعونیون کے نزدیک انما انت فینا ولیداً تھا ۔ یہ نالہ جو موسےٰ کے ہمنام تہا باشندگان حیدرآباد کے نزدیک محض ناقابل تہا ۔ مگر جب اوس نے تدریجی ترقی کا رنگ اختیار کیا ۔ تو بعض لوگون نے کہا کہ یہ عذاب الٰہی کا رنگ ہو رہا ہے ۔ وقت اور مہلت دیگئی ہے ۔ اس سے فائدہ اوٹھاؤ اور نکلو چلو ۔ مگر اس کے جواب مین یہ کہا گیا ۔ کہ ساوی الیٰ جبل یعصمنی من الماء ۔ آخر جب اون کی چہتون پر پانی آگیا ۔ جیساکہ حکم الٰہی تہا ۔ لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم ۔ دیکہ ۔ اور سننے مین آیا ہے ۔ کہ بعض جگہ زمین سے پانی اُبلنے لگا ۔ آسمان سے بھی پانی پڑتا تہا ۔ اودہر موسیٰ نے اپنا جلال دکہایا ۔ بس چشم زدن مین دھڑا دھڑ سنگین و پختہ مکانات گرنے لگے اور بے حساب مخلوق بہ گئی ۔ اور لاشین اس طرح بہی جاتی تھین ۔ جس طرح پنجاب مین دریائے جہلم مین چھوٹی چھوٹی لکڑیان ۔ اور سنا ہے کہ گورنمنٹ نظام کا ایک علی مدد نام بہی بہ گیا اور مر گیا ۔ بعض عمارتون کے سنگین پتھرون کے اور لوہے کی گاڈرین اور آہنی صندوق مہاجنون کے بڑی دُور تک پانی بہا لے گیا ۔ اور تمام لوگ اس کو مانتے ہین ۔ کہ یہ عذاب الٰہی تھا ۔ مگر یہ کیون آیا ۔ اس کی طرف خیال نہین کرتے ۔ جب خدا کے مُرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے لوگون کو کہا ۔ کہ اے لوگو! اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو ۔ کیونکہ دنیا مین فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے ۔ بجائے اس کے کہ اوسکی آواز پر کان دھرتے والغوا فیہ کر دیا اور بعض نے نہائیت گندی گالیان دین اور بعض ناپاک فطرتون نے جو اون کے شہر مین بطور مہمان کے تہے اون پر پتھر برسائے ۔ اور اسی حیدرآباد مین ایک راس المنکرین انوار اللہ نے کتاب لکہ ماری ۔ اور وہ کوئی معقول دلیل اپنے اندر نہ رکہتی تہی بلکہ اکثر جگہ دوسرن کی کاسہ لیسی کی ہے ۔ باقی آئندہ

محمد ابو سعید عربی ۔ از حیدرآباد

---

# منکران حدیث جو اہل قرآن کہلاتے ہین توجہ فرماوین

خدا کی شان آجکل مسلمانون مین بہت سے مذہبی فرقے پیدا ہو گئے ہین ۔ جو کسی نہ کسی بہاری عقائد کی غلطی مین مبتلا ہو کر صراط مستقیم سے بہٹک گئے ہین اور یہ ہونا ہی تہا ۔ کیونکہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا ۔ کہ میری اُمت ۷۳ فرقے ہو جاوین گے اور ان مین ناجی صرف ایک فرقہ ہوگا ۔ سو ناجی فرقہ وہی ہے ۔ جو سُنت نبوی پر قائم ہے ۔ افراط تفریط کی راہون سے بچا ہوا ۔ اور عقائد شرکیہ سے پاک اور خالص توحید پر قائم ہے جو یہ اعتقاد نہین رکہتا ۔ کہ کوئی مخلوق ان صفات مین جو صرف باری تعالیٰ کا خاصہ ہین شریک باری ہے ۔ مثلاً مارنا جلانا ۔ روزی دینا ۔ عالم الغیب ہونا اور بلا توسط کسی شے سمیع ۔ بصیر ۔ علیم وغیرہ ہونا ۔ یہ سب صفات اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہین ۔ وہ اپنی ذات ۔ صفات افعال مین واحد لاشریک اور لیس کمثلہ شیءٌ ہے ۔ اور انبیاء مین وہ کوئی ایسی صفت تسلیم نہین کرتا جس سے باریتعالیٰ کے ساتھ اون کی شرکت لازم آوے ۔ وہ یہ اعتقاد نہین رکہتا ۔ کہ وحی نبوت کچھ چیز نہین صرف ملکہ طبیعت ہے اور دعا کے اثر اور مہر ملک کے لئے اوس کی ضرورت کا قائل ہے ۔ وہ خدا تعالیٰ کی ذات کو الآن کما کان مانتا ہے اور یہ اعتقاد نہین رکہتا کہ اللہ تعالیٰ پہلے زمانون مین تو اپنے بندون سے کلام کرتا تہا ۔ مگر اب ہمیشہ کے لئے اوس نے کلام کرنا چھوڑ دیا بلکہ اوس کا اعتقاد ہے کہ تا قیامت سلسلہ نبوت جاری رہیگا اور اون کو اپنی ہمکلامی کا اعزاز بخشتا رہیگا ۔ مگر ضرور ہے کہ جو نبی مبعوث ہو وہ تابعدار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہو ۔ کیونکہ حضور کی اطاعت سے باہر ہوکر کسی کو اب کوئی روحانی درجہ نہین ملسکتا ۔ وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے رسالت کے تمام کمالات آپکی ذات بابرکات پر ختم کر دئے (صلے اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کریم کو خاتم الکتب کر دیا ۔ اسی کتاب پاک کا دور دورہ تا قیامت رہیگا اور اوس کے منکر سب جہنمی ہون گے ۔ منجملہ ان فرقون کے جو افراط تفریط مین پڑ کر صراط مستقیم سے دُور چلے گئے ایک فرقہ وہ ہے ۔ جو اپنے آپکو اہل قرآن کے نام سے موسوم کرتا ہے ۔ یہ لوگ حدیث نبوی سے ایسی دلی نفرت رکھتے ہین کہ اوس کا نام تک لینا پسند نہین کرتے بلکہ بعض تو یہان تک بیباکانہ کہدیتے ہین کہ حدیث نے اندہیر ڈال رکھا ہے اگر یہ نہ ہوتی تو کوئی اختلاف نہ ہوتے اور نہ جھگڑے برپا ہوتے ۔ ان لوگون کی حالت پر بڑا رحم آتا ہے کہ ان کی عقلون کو کیا ہوگیا اور کیون وہ جادۂ اعتدال سے منحرف ہو کر ٹیڑھی راہ چل رہے ہین جس کا انجام سوائے حسرت اور دردناک عذاب کے اور کچھ نہین ۔ اونکو خیال کرنا چاہیئے ۔ کہ حدیث خادم قرآن ہے اور خادم کا وجود مخدوم کے لئے ازبس ضروری ہوتا ہے کیا عقل سلیم تسلیم کرسکتی ہے کہ جو چیز کسی دوسری چیز کی خدمت کرتی ہے اور اوس کے مطالب کے حصول کو سہل کرتی ہے وہ وجود نافع نہ سمجھا جاوے ۔ اور اوس کو ردی کی طرح پہینک دیا جاوے اور اوس کو بُرا کہا جاوے ۔ افسوس ایسی سمجھ پر چونکہ یہ لوگ حدیث کو ترک کرکے ایک بڑی مہلک غلطی مین پڑ گئے ہین ۔ لہذا محض اون کی ہمدردی کیوجہ سے اون کی خدمت مین عرض کیا جاتا ہے ۔ کہ احادیث کے بارہ مین مفصلہ ذیل مضامین ریویو آف ریلیجنز ماہ اگست ۔ ستمبر و اکتوبر مین شائع ہو چکے ہین ۔ حدیث کی صداقت پر ایک بے نظیر شہادت ۔ احادیث کی صداقت پر تاریخی شہادۃ جمع حدیث ۔ براہ مہربانی ان مضامین کو غائر نظر سے اور دل کو تعصب سے پاک کرکے مطالعہ فرماوین ۔ اُمید کہ ان کی غلطی اون پر انشاء اللہ منکشف ہو جائے گی اور وہ اس عقیدہ کی مہلک غلطی سے بچ جاوین گے ۔ اور اگر بغور دیکھنے کے بعد بہی وہ اپنے ہی عقیدہ کو صحیح سمجھین تو پھر اون پر لازم ہوگا ۔ کہ دلائل شافی کے ساتھ ان مضامین کی تردید کرین اور اوس کو شائع کرین ۔ تاکہ دنیا کو موازنہ کرنے کا موقع ملے ۔ اور اگر وہ تردید نہ کرسکین ۔ اور انشاء اللہ وہ نہ کرسکین گے ۔ تو پہر اللہ تعالےٰ سے ڈر کر خود روی سے باز آوین اور اپنے عقیدہ سے باز و توبہ کرین تاکہ خود ہی انجام بد سے بچین ۔ اور اون لوگون کو بہی بچائین جن کو وہ موقع پاکر اپنے غلط عقیدہ کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہین ۔

والسلام

خاکسار ہدایت اللہ احمدی از گجرات

# قصیدہ

## بر وفات اعلیحضرت امیر المومنین خاتم الخلفاء سیدنا مرزا غلام احمد

(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(از قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری)

سیدی مرزا غلام احمد امیر المومنین
آدم و نوح و خلیل و یوسف و موسیٰ گزین
گوتم و راما و عیسیٰ بل ز عیسیٰ خوب تر
اصدق از صدیق اکبر اعمل از عادل عمر
کاسر صلیب چیلا ناسخ دین سخ
ماحی جنگ و جہاد و و حامی امن و امان
داعی حق بر زمین و تاثیر قرآن پاک
عارف اسرار عرفان عالم علم الہدیٰ
منبع انوار فرقان مصدر عرفان حق
مخزن خلق عظیم و معدن فیض اتم
شمس گردون ہدیٰ و بدر چرخ معرفت
او فتاد ندا ز حقیقت دور جملہ اہل دین
لیک زیشان بود بدتر حالت اسلامیان
اہل ملک و مال در شغل اباحت منہمک
عالمان مصروف باہم در فساد از جوش نفس
جاہلان غافل ز راہ دین و در دنیا اسیر
عامیان مرہون در شرک و توہم روز و شب
در لباس گوسپندان گرگ ہر یک جبہ پوش
آہ! یا رب خیر امت بدترین خلق شد
دین ہر فت از دست شان دنیای دون نامد بدست
دین احمد را بدیدند اہل باطل بیکسی
حملہ آوردند اعدا بیکس دافع شاند
ہر طرف شد کفر جوشان ہمچو افواج یزید
بحر اضلال و جہالت در جہان شد موجزن
آمد آفتی کہ سازد کشتی اسلام را
عین بر وقت ضرورت رحم حق شد مقتضی
بس زاحسان و عنایتہائے آن دادار پاک
بود ہجری یکہزار و دو صد و پنجاہ و یک ۱۲۵۱
شمس چرخ معرفت شد طالع از ہندوستان
از نفوس مقدسش شد قادیان دار الامان

مظہر رب الجلال و شان ختم المرسلین
زردہشت و دانیال و ایلیا گردون نشین
احمد آخر زمان مہدی بروز المرسلین
در حیا بہتر ز عثمان از علی اشجع ترین
قاتل دجال اعور کوست شیطان لعین
بانی صلح و تارک برمات دین
ناصر دین محمد رحمۃ للعالمین
مستفیض وحی الٰہی مہبط روح الامین
آیۃ اللہ بر سما و حجۃ اللہ بر زمین
مظہر احسان عام و مرجع عین الیقین
نائب دین محمد در گروہ آخرین
آریہ شد یا کہ ترسا گبر و ہنود و صابئین
چون یہودان گشتہ غافل از رہ دین متین
ساغر و مینا بدست و در بغل یار حسین
زاہدان از حرص دنیا مبتلا در بغض و کین
عابدان گشتند در تحصیل زر اندوہگین
سیدان خندان نشستہ با بتان نازنین
جلوتش با ہود دیا حق خلوتش با مہ جبین
ہر کجا از فسق و عصیان حلقہ ایشان نگین
شامت اعمال شان آورد ایام چنین
بہر تخریبش برآوردند سرہا از کمین
آن چنان در دو عالم گشت قحط المسلمین
دین حق بے یار و یاور ہمچو زین العابدین
کشتی اسلام شد در ورطہ طغیان رہین
غرق گرداب فنا و اہل کشتی تہ نشین
تا فرستد نوح ثانی بہر قوم ہالکین
شد تولد عیسیٰ موعود امام آخرین
چون بروز خیر امت شد پئے اصلاح دین
پرتو نورش رسید از مصر تا جاپان و چین
شد رہا از مکر شیطان ہر کہ شد انجا مکین

از بلوغت تا چہل شد روز در تحصیل علم
این و فکر دین احمد مغز خالش را گداخت
آخر از گریہ و مناجات و تضرع کردنش
شد چراغ دین ضیا بخش در سن رشد و بلوغ ۱۲۲۹
کشتی اسلام را چون دید طوفان جہل
از پئے امداد کشتی اہل کشتی چون سگان
قوم تکذیبش نمودند از پئے تائید او
قحط و طاعون و زلازل جنگ اقوام و وبا
بہر تصدیقش سیہ شد قرص خورشید و قمر
از پئے تکذیب عیسیٰ ہر جہودی مکر کرد
ایدیا گرکش ز سہم از اعدا کشی
لیکہرام و جبونی ہم سعدی و دوئی بگیت
ہر کہ آمد در مقابل شد ذلیل و عاقبت
مجلس از ادیان عالم منعقد شد بہر حق
مائل دین محمد مجلس لاہور شد
آسیا گشتہ نہ تنہا روشن از انوار حق
شمس توحید الٰہی بدر دین مصطفیٰ
ہیچ قوم ہیچ بخبر ہرگز نماند از نور حق
آفتاب دین حق شد باز بر اوج کمال
اولین تصنیف را شد سال طبعش یا غفور ۱۲۹۷
دین حق را آنچنان آراست از حسن بیان
زان ہمہ باشد یکے عبد اللطیف پاک او
فخر امت شد خطابش زانکہ با صدق و صفا
کامیاب او تا بہ این حد شد چو در ابلاغ حق
تخم ایمان کاشت اندر سینہ اہل صفا
امر تبلیغ ہدیٰ کامل بسی و پنج شد
خدمت او شد تمام و وحی حق آمد فرود
بود در سن چہل چون گشت مبعوث از خدا
ناگہان شد دورہ اسہال عزم موجزن
پس خلیل ابن مریم واصل محبوب شد
شور و شر ز فلک اہل زمین گفتند
حق از و راضی شد و از امر حق مغفور شد ۱۳۲۶
قادیان دار الامان شد مدفن پاکیزہ اش
قادر ما نازل بقدر قدرت ثانی خویش
تا شود دین محمد سایہ افگن بر جہان
یا الٰہ العالمین بیخ جبینے را بر آر

شب بشب بیداری و عجز و دعا سر بر زمین
کثرت اعدائے ملت قلت انصار دین
منعطف شد بر جہان الطاف خیر الراحمین
در سن لیغفر رسیدش وحی رب العالمین
نوح حق شد تا شد ابر نجات راکبین
در قفائیش اوفتادند تا گزند او را ز کین
چرخ با پرسید نشان الوقت میگوید زمین
از پئے انذار آمد بر گروہ حاسدین
در مہ رمضان عاشق بر سر چرخ بدین ۱۳۱۱
گرچہ غالب شد و مغلوب جملہ ماکرین
خود بدید ۔۔۔ شد انجام ہر مرد مہین
سو مراج قادیان فتنی و زین العابدین
عبرت للناظرین و آیت للسائلین
نور حق از دست دست گشتہ بر آن مجمع مبین
نعرہ ہا آمد ز ہر سو مرحبا صد آفرین
بلکہ امریکہ و یورپ شد ز فیضش خوشہ چین
نورافشان شد بعالم کور شد تاریک بین
قاصد تبلیغ حق شد سوئے عالم میگزین
گمرہان را چشم روشن شد بہ آیات مبین
از پئے تائید حق شد حجت بر منکرین
کز ہمہ ادیان بہ دنیا ست گروہ مومنین
کز پئے تصدیق او جان داد با صدق و یقین
سر فدائے حق نمود و شد بجنت جاگزین
باز آورد از ثریا نور ایمان بر زمین
باغبان دین حق مہدی امام المتقین
روشن از انوار حق شد چشم ہر باریک بین
رحلت است باز رحلت وقت مرگ آمد قرین
در سن ہفتاد و پنجش آمد انفاس پسین
شب درین بگذشت و آمد روز دیگر بعد ازین
بود صبح بست و چارم از ربیع آخرین ۲۶
الا ۔ مہدی اسلام شد وارد بعزم دور بین ۱۳۲
باب رحمت وا شد و بر صدر علی جاگزین
سید ما نور دین شد بعد او مسند نشین
در غلامان مسیح و خادمان نور دین
باز تا بینم آن فرخندہ ایام و سنین
آنکہ در شان امام دین حق شد نکتہ چین

بد سیہ کن دشمنان را سرخ رو انصار حق
خرم و فرخندہ رو ان قلب محزون حزین

## عام اخبار

آسٹریا نے ترکی کو مطلع کیا ہے کہ جب تک بائیکاٹ موقوف نہ ہوگی۔ کوئی مزید گفتگو نہ ہوگی۔

پوپ ردم کو زکام ہوگیا ہے۔ ملاقاتین بند ہین۔ مگر ہز ہولی نس کی صحت کے متعلق زیادہ خطرہ نہین ہے۔

شاہ ایران نے تین سو کاسک اور ۲ توپین۔ جو کرنل لیاکوف کے ماتحت تبریز بھیجی تہین اون کی نسبت ۵ نومبر کا تار مظہر ہے۔ کہ کاسکان مذکورہ انقلاب پسندون سے جا ملے۔ غالباً یہ توپین بھی ہمراہ لیگئے ہون گے۔ شاہ کا نیلا ہتر آخری وار بھی خالی گیا۔ معلوم نہین کہ حقوق و مطالبات رعایا کی مخالفت مین یہ نادانی کب تک چلی جائیگی۔ ؂

الٹی ہوگئین سب تدبیرین کچہہ نہ دوا نے کام کیا
آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا

برٹش قنصل تہیران نے ہندوستان کے زائرین مشہد مقدس کی اطلاع کے لئے لکھا ہے۔ کہ آجکل یہان ترکین سخت خطرناک ہو رہی ہین اور بہت سے قافلے والوں کو دن کا شکار ہو گئے ہین۔ اس لئے ہندوستانی سردست اس طرف کا قصد نہ کرین۔

سربراوردہ مسلمانان مدراس کے گشتی مراسلہ کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ احاطہ مدراس کے مختلف حصون مین اسلامی پولیٹیکل ایسوسی ایشنین قائم ہو رہی ہین۔

سیلاب زدگان حیدرآباد کے امدادی فنڈ کی مقدار ۱۱۴۲۷۵ روپے تک پہونچ گئی ہے۔ راجہ صاحب راج گڑہہ (وسط ہند) نے بھی اس مین ایک ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔

ترکون کی پارلیمنٹ مین ممبرون کی کل تعداد ۲۴۰ ہوگی منجملہ اون کے ۲۲۹ ممبر منتخب ہو چکے ہین امید ہے کہ وہ ماہ رواں کے آخر مین پارلیمنٹ کھل جائیگی۔

گورنمنٹ ہند نے اخبارات کو مطلع کیا ہو کہ ضابطہ جیل کا قاعدہ نمبر ۴۰ منسوخ کیا گیا ہے اور بجائے اس کے ذیل کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے۔

مجرم کی نعش ایک گھنٹہ تک پھانسی پہ لٹکائی جائیگی اور جب تک میڈیکل آفیسر تصدیق نہ کرے کہ جان نکل گئی ہو نہین اوتاری جاوے گی۔

بعد ازان نعش یا تو مجرم کے دوستون کو دیجاوےگی یا اوس کے مذہب اور ذات کی رسم کیموافق دفن کی جائیگی یا جلا دیجاوے گی۔ اگر سپرنٹنڈنٹ کی رائے مین یہ اندیشہ ہو کہ ملزم کی نعش کو جلوس کے ساتھہ نکالا جائے گا۔ یا نامناسب سلوک کیا جاویگا۔ تو مجرم کے دوستون یا رشتہ دارون کو نعش نہین دی جاویگی۔ پوسٹ مارٹم کیا جاویگا۔ پھانسی کا وارنٹ جج کے پاس واپس بھیجا جائیگا جس نے جاری کیا تہا۔ جس پر سپرنٹنڈنٹ یہ اندراج کریگا۔ کہ حکم کی تعمیل ہوگئی ہے۔

حضور وائسرائے نے لکہنو میونسپلٹی کے ایڈریس کے جواب مین صوبجات متحدہ کے قحط پر اظہار تاسف کیا۔ اور اس کے متعلق گورنمنٹ کے انتظام کی تعریف کی۔ اور صوبجات متحدہ مین حرفتی و صنعتی تعلیم کی ترقی پر اظہار خوشنودی کیا۔ تعلقداران اودھ کے ایڈریس کے جواب مین ہزاکسلنسی نے کہا کہ مین خود زمیندار ہون اور جانتا ہون کہ کسی بے جا قانون سے زمیندار کاشتکار کے مابین کس قدر پیچیدگیان پیدا ہو جاتی ہین۔ اس لئے آپ یقین رکہین۔ کہ مین قانون ۱۸۶۹ء کی خرابیوں کو جن کا آپنے اپنے ایڈریس مین ذکر کیا ہے دور کرنے کے لئے ضرور سعی کرون گا۔ اس کے بعد برٹش گورنمنٹ کی برکات کا ذکر کر کے تعلقداران اودھ کی خیر خواہی کا اعتراف کیا۔ کہ اونہون نے مغویانہ خیالات کی بیخکنی کی کامل کوشش کی ہے۔

عربی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبدالحفیظ جدید سلطان مراکو بڑے عالم فاضل ہین۔ چنانچہ حال مین اونہون نے عربی نحو کی مشہور کتاب (مغنی اللبیب) کو نہایت عمدگی سے نظم عربی کے قالب مین ڈہالا ہے۔ کتاب مصر مین چھپ گئی ہے۔ اور کئی نامور علماء نے اس کی منظوم کتاب کی شرحین لکہی ہین۔

سلطان بلغاریہ۔ پرنس فرڈیننڈ والی بلغاریہ نے حال مین ایک بلغاری مسلمان مفتی سے ملاقات کر کے اسے یقین دلایا۔ کہ مین اپنی مسلمان رعایا کی آزادی کو نہ صرف بحال رکہونگا۔ بلکہ اسے ترقی دونگا۔ اور تکمیل کو پہونچا دونگا۔ اثنائے ملاقات مین پرنس نے مفتی مذکور کے ہاتھ تین مرتبہ اپنے ہاتہہ مین لیکر دبایا۔

بقول اخبار لنڈن خبر دیتا ہو کہ تمام عثمانی قلمرو مین آسٹریا کے اسباب کی بائیکاٹ کی تحریک سے آسٹریا مین ہل چل مچ گئی ہے اور بلاد عثمانیہ مین آسٹریا کے تاجر ہاتہہ پر ہاتہہ رکہے بیٹہے ہین اور ترک

## سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مساۃ عائشہ شادیوال گجرات — مستری بڈہا۔ ضلع سیالکوٹ
مساۃ خدیجہ " " — مستری سائین لدہا " "
مستری عبد الرحمن سیالکوٹ — مستری عزیز " "
مستری عبد الواحد " " — محمد عبد العزیز نمبر ۹۴ الف سنجرا
منشی ملیح فیض ریاست خیرپور — شریٹ کولمبو ملک سیلون
منشی مردان علی خان منصوری — جھنڈو ر۔ موضع چہور
ابراہیم۔ شادیوال خورد گجرات — شیر محمد خان۔ بہوراں پٹیالہ
جان محمد " " " — مسمات عصمت بی بی اورجہ شاہ پور
مسمات مغلانی " " " — میاں اسمٰعیل۔ رعیہ۔ امرتسر
اللہ دتا۔ دہاروال گجرات — عبد المجید مدرس۔ مین پوری
حسن محمد صاحب گجرانوالہ — اہلیہ ثانی محمد اسمٰعیل جلال پور شاہ پور
شاہان۔ چھچھانہ منگن آباد بہاولپور — سید حبیب الرحمن داؤد پور۔ پٹنہ
نذیر " " " — سید محمود عالم۔ موضع لدھنا
محمد " " " — ضلع گیا
عثمان " " " — اہلیہ مولوی سید عبد الوہاب
قادر بخش " " " — ہریال ضلع بلہاری
الٰہی بخش صاحب موسئی ڈیرہ اسمٰعیل خان — حسام الدین " " "
نانک " " " — واعظی شیخ نا[illegible]ین " " "
اللہ دین " " " — نور محمد چک نمبر ۳ حیدر آباد
عبد الصمد " " " — محمد حیات پنڈ انوالہ۔ گجرات
خواجہ بشیر الدین حیدر آباد سندھ — غلام حسین " " "
راجولی۔ بشارت جہلم — رحمت " " "
نتھو خان۔ وڈہا — فضل الدین " " "
نور حسن۔ موضع مردان ضلع منٹگمری — کہیڑا خان رجیووال تحصیل نوں کشمیر

## اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرا عہ روپیہ فی تولہ دوم ہے۔ سرمہ قسم اول عہ۔ قسم ثانی عہ۔ قسم سوم عہ۔ اور علاوہ اس کے ہر قسم کی لنگی پٹہ اوری اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر
احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان گورداسپور

# رسید زر

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

حمزہ اللہ صاحب ۷ ع — محمد فضل صاحب ۱۰۳۵ ع
عبداللہ خان صاحب ۸۸۲ عا — عمرالدین صاحب ۹۶۴ ع
نبی بخش صاحب ۵۷۰ للعہ — خدابخش صاحب ۹۲۷ ع
امیراللہ صاحب ۱۹۱۳ ع — محمد عبداللہ صاحب ۱۲۵۳ ع
ہاشم علی صاحب ۹۴۰ للعہ — الٰہی بخش صاحب ۱۱۱۸ ع
میاں منگو ۲۰۱۰ سے — محمد علی صاحب ۴۰۴ سے
سرفراز خان ۱۹۵۲ ع — مولوی غلام رسول ۱۳۲ للعہ
عبدالحمید ۱۸۲۵ عہ — غلام حیدر صاحب للعہ
حافظ عبدالرحیم صاحب ۱۳۵۶ عہ

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

داد بخش صاحب ۱۸۵۹ عا — میر عابد علی صاحب ۱۷۵ للعہ
نظام الدین صاحب ۱۷۸۷ سے — نواب شاہ صاحب ۱۲۲۰ عہ
عبدالرحمن صاحب ۱۳۹۶ عہ — احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ع
محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ ع — شاہ دین صاحب ۱۲۲۳ ع
محمد اکبر صاحب ۱۷۴ ع — اللہ دتا صاحب ۱۷۸۴ ع
نیاز محمد صاحب ۱۰۷۴ ع — نور محمد صاحب ۱۹۴۷ ع
سکرٹری انجمن احمدیہ ۲۰۰ ع — محمد حیات صاحب ۱۵۳۹ ع
عنوان الدین صاحب ۱۶۷۴ ع — محمد یوسف صاحب ۷۱۹ عہ
مستری دین محمد صاحب ۸۵۲ عہ — سکندر علی صاحب ۱۲۷۰ عہ

مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۸ء

عبدالرحمن صاحب ۱۴۸۷ ع — محمد دین و عمر دین ۹۴۵ ع
محمد سعید الدین صاحب ۹۶۸ ع — محمد سعید صاحب ۶۰۲ للعہ
غلام حیدر صاحب ۲۵۱ عہ — کرم رسول صاحب ۱۲۶۴ عہ
میاں الٰہی بخش صاحب ۵۰۴ عہ — سید یوسف صاحب ۱۱۷ ع

مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۸ء

حافظ محمد صاحب ۳۴ ع — خلیل الرحمن صاحب ۱۶۳۲ للعہ
چراغ دین صاحب ۱۷۳۷ عہ — چوہدری عبدالمنان ۶۰۳ للعہ
حیات محمد صاحب ۲۶۴ للعہ — قطب الدین صاحب ۲۰۳۷ عہ
امام علی صاحب ۲۴۳۳ ع — حسین بخش صاحب ۵۲۳ ع
سید محمد صاحب ۱۷۳۸ ع — سراج الدین صاحب ۱۰۶۴ ع
علی احمد صاحب ۱۶۶۴ ع — سید احمد حسین صاحب ۱۱۷۵ ع
محمد علی صاحب ۱۲۵۴ ع — عبدالرحمن صاحب ۱۶۵ ع
محمد دین صاحب ۱۰ ع — قاضی الٰہی بخش صاحب ۴ر

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

چوہدری اللہ دتا صاحب ۵۹۸ ع — غلام محمد صاحب ۹۴۵ عہ
قاسم علی صاحب ۱۷۹۶ عہ — عبداللہ بیگ صاحب ۱۰۱۷ ۸ر

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۸ء

محمد علی صاحب ۶۹۸ عہ — غلام قادر صاحب ۲۰۲۵ عہ
نواب علی صاحب ۱۸۵۲ عہ — عبدالحکیم صاحب ۸۹۰ ع
میاں عبداللہ صاحب ۱۳۳۷ عہ

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء

محمد علی صاحب ۱۰۱۴ ع — محمد جان صاحب ۱۳۴۸ ع
عمرالدین صاحب ۸۳۶ ع — بشارت علی خان ۱۴۶ ع

مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

راولپنڈی عـہ — حمزاللہ صاحب ۱۹۹۳ سے
سلطان خان صاحب ۷۷ للعہ — شمس الدین ۱۹۵۹ للعہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۸۲۹ ع — ناظم حسین صاحب ۱۱۶۰ ع
سید عبدالستار صاحب ۱۳۱۹ ع — فضل الرحمن صاحب ع
فتح دین صاحب ۱۳۶۸ عہ

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۸ء

اللہ دتا صاحب ۱۹۵۲ عہ — فیض محمد صاحب ۱۲۳۹ عہ
غلام رسول صاحب ۱۸۹۰ للعہ — زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ ع
پیر محمد صاحب ۱۳۹۹ عہ

مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

سید محمد مسعود صاحب ۱۰۸۶ عہ — میاں عبدالحی صاحب ۱۸۰۱ ع
غلام حیدر صاحب ۱۲۹۷ للعہ

مورخہ ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء

عبدالعزیز صاحب ۱۹۳۹ ع — حاجی محمد صوفی ۲۰۱۱ سے
نور علی صاحب ۱۶۶۵ عہ — عبدالحق صاحب ۱۳۵۴ ع
عبدالعزیز صاحب ۱۷۱۳ ع

مورخہ ۲۵ و ۲۶ ستمبر ۱۹۰۸ء

چراغ الدین صاحب ۱۲۱۶ ع — ڈاکٹر ممتاز علی صاحب صہ
محمد یوسف پشاوری ۱۷۰۰ سے — ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۳ ع

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

معراج الدین صاحب ۷۵۴ سے — شیخ امیر اللہ صاحب ۳۵۴ للعہ
احمد حسن صاحب ۵۸۰ عہ

مورخہ ۲۹ و ۳۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

حافظ شیر محمد صاحب ۱۱۳۰ عہ — عبداللہ صاحب ۶۰۴ عہ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

حیدر علی صاحب ۱۲۸۸ ۱۲ر — محمد حسین ۱۳۹۶ للعہ

مورخہ ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۰۸ء

غلام دستگیر صاحب ۱۱۰ للعہ — خیرالدین صاحب ۱۴۷۸ عا
عظیم اللہ صاحب ۱۸۳۷ ع — گلاب الدین صاحب ۵۶۲۵ ر

مورخہ ۴-۵-۷ اکتوبر ۱۹۰۸ء

کریم بخش صاحب ۲۰۹۱ للعہ — فیض احمد ۱۲۹ عہ ۱۲ر
سید جلال صاحب ۷۲ ع — عبدالعزیز صاحب ۱۱۵۲ ۸ر
عبدالحمید صاحب عہ — کمال الدین صاحب ۱۰۹ سے
آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ عہ

مورخہ ۸-۹-۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء

شاہزادہ عبدالجبار صاحب ۱۲۱۳ عا — محمد اکرم بیگ صاحب ۶۵ سے
میر قاسم علی صاحب ۱۱۴ للعہ — حکیم نور محمد صاحب ۱۴ صہ
الٰہ داد صاحب ۱۷۵ ع — تاج محمد صاحب ۳۷۸ ع
محمد یار صاحب ۱۱۳۲ عہ — محمد یوسف صاحب ۷۱۹ ۸ر
نبی بخش صاحب ۹۱۳ صہ — عمرالدین صاحب ۹۱۳ صہ
حبیب اللہ صاحب ۷۵ للعہ — فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ عہ
سید نادر علی صاحب ۱۲۵۰ للعہ — چاند خان صاحب ۵۷۱ عہ
قاضی نظیر حسین صاحب ۱۱۵ سے — محمد دین صاحب ۲۰۹۵ ع

مورخہ ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ اکتوبر ۱۹۰۸ء

غلام مصطفےٰ صاحب ۹۲۸ عا — عبدالرحیم صاحب ۱۰۰۸ للعہ
اللہ دتا صاحب ۶۰۷ ع — عطا محمد صاحب ۱۳۹۷ ع
چراغ الدین صاحب ۹۰۸ ع — نور الدین صاحب ۵۸۹ ع
الٰہی بخش صاحب ۷۲۴ للعہ — شمس الدین صاحب ۲۱۹۲ ع
سردار خان صاحب ۱۴۷ ع — نور الحسن صاحب ۷۰۸ ع
نصرت اللہ خان صاحب ۱۲۱۷ عا — سید حیات علی صاحب ۱۹۲ ع
محمد اکرم بیگ صاحب ۹۳۲ للعہ — حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ ع
محمد اروڑا صاحب ۴۴۰ عہ — رسول بخش صاحب ۲۰۲۲ ع
خیرالدین صاحب ۷۴۳ ع — نور محمد صاحب ۱۰۱۵ عہ
سردار محمد محبوب خان ۹۳۶ سے — ضیاء الحق صاحب ۱۸۱۲ للعہ
فتح محمد صاحب ۷۸۵ ع — غلام محمد صاحب ۱۲۲۱ ع

مورخہ ۱۷-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۰۸ء

الطاف حسین صاحب ۱۲۰۳ ع — فضل حق صاحب ۲۰۴ عہ
غلام نبی صاحب ۳۷۷ عہ — محمد بخش صاحب ۲۰۸۶ عہ
میاں غلام رسول ۶۲۶ ع — ملک محمد صاحب ۸۵۸ ع
محمد صدیق صاحب ۸۳۸ سے — مرزا عزیز بیگ صاحب ۱۶۹۸ عا
شمس الدین صاحب ۱۶۶۴ عہ — بابو محمد دین صاحب ۶۲ صہ
محمد سعید صاحب ۲۰۹۶ للعہ — نبی بخش صاحب ۱۱۷۹ سے
خلیفہ محمد عبداللہ صاحب ۵۸۵ ع — محمد عمر صاحب ۱۵۰ ع
محمد عبداللہ صاحب ۱۵۲۵ للعہ — نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ ع
کرم الٰہی صاحب ۱۴۳۵ سے — الٰہی بخش صاحب ۱۰۶۵ سے
تاج شاہ صاحب ۱۷۸۱ سے — لعل محمد صاحب ۱۶۵۸ ع
سید محمد شاہ صاحب ۱۷۳۰ ع — غلام رسول صاحب ۱۶۹۹ ع
معراج الدین صاحب ۱۴۹۹ ع — پیر محمد صاحب ۱۵۸۵ عہ
غلام رسول صاحب ۱۳۰۴ عہ